37591

طہارت اور اس کے آداب

از

علامہ سید سلیمان ندویؒ

ناشر
اصلاح معاشرہ کمیٹی
ندوۃ العلماء، ٹیگور مارگ، لکھنؤ

BC|01|D

طہارت
اور
اس کے آداب

از

علامہ سید سلیمان ندویؒ

ناشر

اصلاح معاشرہ کمیٹی

ندوۃ العلماء، ٹیگور مارگ، لکھنؤ

سلسلہ مطبوعات نمبر (۱۴)

نام کتاب	طہارت اور اس کے آداب
مؤلف	علامہ سید سلیمان ندویؒ
صفحات	۸
تعداد	دس ہزار
سن اشاعت	جمادی الاولیٰ ۱۴۳۴ھ/ مارچ ۲۰۱۳ء

ناشر

اصلاح معاشرہ کمیٹی

ندوۃ العلماء، ٹیگور مارگ، لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طہارت اور اس کے آداب

تہذیب وشائستگی کی باتوں میں سب سے اہم چیز طہارت اور پاکی ہے، گوکہ اسلام ایک ایسے ملک میں ظاہر ہوا، جہاں پانی نسبتاً بہت کم تھا، پھر بھی اس نے بعض خاص حالات میں غسل کرنا فرض قرار دیا، زن وشو کی ہم بستری کے بعد جب تک دونوں غسل نہ کرلیں، نماز جو فرض ہے، ادا نہیں ہوسکتی، فرمایا:

﴿وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُباً فَاطَّهَّرُوْا.﴾ (مائدہ/۲) (اور اگر تم ناپاک ہو تو نہا کر پاک ہو)۔

کپڑے شرعی طور سے پاک ہوں، فرمایا:

﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ.﴾ (مدثر/۱) (اور اپنے کپڑوں کو پاک کر)۔

اگر پاکی کے لیے پانی نہ مل سکے، یا بیماری کے سبب سے پانی استعمال کرنے سے نقصان کا اندیشہ ہو تو پاک مٹی سے تیمم کرنا چاہیے:

﴿فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْداً طَيِّباً.﴾ (مائدہ/۲) (تو پاک مٹی کا قصد کرو)۔

جب نماز پڑھنا چاہیں تو پہلے ہاتھ، منہ اور پاؤں دھولیں، اور بھیگے ہاتھوں کو سر پر پھیریں، اس کا نام وضو ہے۔

﴿وَإِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُؤُسِكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ.﴾

(مائدہ/۲) (جب نماز کا ارادہ کرو تو اپنے منہ اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو، اور اپنے پاؤں دھوؤ)۔

جمعہ کے دن نماز کے پہلے نہانے کا حکم دیا کہ لوگ پاک صاف اور نہا دھو کر جماعت میں شریک ہوں، تاکہ کسی کی گندگی اور بدبو سے دوسرے نمازیوں کو تکلیف نہ ہو، اور پورا مجمع پاکی اور صفائی کی تصویر ہو، قضائے حاجت اور پیشاب کے بعد استنجا اور عضو خاص

ومقام خاص سے گندگی کو دور کرنا ضروری ٹھہرایا گیا۔

ان احکام سے معلوم ہوگا کہ اسلام میں طہارت اور صفائی کو خاص اہمیت حاصل ہے، بلکہ وہ خدا کی محبت کے حصول کا ذریعہ ہے، فرمایا:

﴿وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ.﴾ (بقرہ/۲۸) (اور (اللہ تعالیٰ) طہارت کرنے والوں کو پیار کرتا ہے)۔

اسی طہارت کی پابندی اور دلوں میں طہارت کا خیال پیدا کرنے کے لیے مختلف سنن اور طریقے سکھائے گئے، مثلاً:

۱- آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص سو کر اٹھے تو جب تک تین بار ہاتھ نہ دھولے، اس کو پانی کے برتن میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہئے، کیونکہ سونے میں معلوم نہیں کہ اس کا ہاتھ کہاں کہاں پڑا ہے۔'' (۱)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہم کو اپنے جسم کے ہر عضو کی طہارت کا سوتے جاگتے ہر حالت میں خیال رکھنا چاہئے، سونے میں کسی خواب کی وجہ سے بھی اگر انسان ناپاک ہو جائے تو نہانا ضروری قرار دیا گیا۔ (۲)

ہاتھ کی صفائی پر اس لیے زور دیا گیا کہ برتن سے پانی نکالنے میں ناپاک ہاتھ پانی میں بھیگ کر پانی کو ناپاک نہ کردے، اس لیے خیال رکھنا چاہئے کہ ہاتھ پانی کے برتن میں اس وقت تک نہ ڈبوئے جائیں، جب تک ہاتھوں کی طہارت کا یقین نہ ہو۔

۲- دانتوں کی صفائی جو بہت سی گندگیوں اور بیماریوں کی جڑ ہے، ضروری بتلائی، مسواک کرنا سنت ٹھہرایا، فرمایا: ''اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔'' (۳) ایک دفعہ کچھ مسلمان حاضر ہوئے جن کے دانت صاف نہ ہونے کی وجہ سے زرد تھے، تو فرمایا: ''تمہارے دانت زرد کیوں دیکھ رہا ہوں، مسواک کیا کرو۔'' (۴)

۳- عام راستوں اور درختوں کے سایہ میں قضائے حاجت نہیں کرنا چاہئے (۵) یہ اس لیے کہ راستہ چلنے والوں اور درخت کے سایہ میں بیٹھنے والے مسافروں کو اس نجاست اور گندگی

---

(۱) مسلم۔ (۲) ابوداؤد۔ (۳) ابوداؤد۔ (۴) مسند احمد۔ (۵) ابوداؤد۔

سے تکلیف نہ ہو۔

۴- ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کر کے پھر اس میں غسل کرنا جائز نہیں، ایسے ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل جنابت بھی نہیں کرنا چاہئے، بلکہ جنب کو چاہئے کہ اس سے پانی لے کر غسل کرے، کیونکہ ہماری تھوڑی سی سہل انگاری سے وہ پانی دوسروں کے لیے ناپاک یا قابل کراہت بلکہ عام حالت میں خود اس کی طبیعت کے لیے گھن پیدا کرے گا۔

۵- عام طور سے بے ضرورت کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کرنا چاہئے، کیونکہ اس حالت میں یہ خوف ہے کہ پیشاب کے چھینٹے جسم پر پڑ جائیں، تیز بے ستری کا بھی امکان ہے، اور تہذیب و وقار کے بھی خلاف ہے، اگر یہ احتمالات نہ ہوں، یا زمین بیٹھنے کے قابل نہ ہو تو جائز ہے۔

۶- پیشاب نرم زمین پر کرنا چاہئے کیونکہ سخت زمین سے پیشاب کے چھینٹے اڑ کر جسم پر پڑ سکتے ہیں۔

۷- غسل خانہ کی زمین میں پیشاب نہیں کرنا چاہئے، خصوصاً جبکہ وہ کچی ہو، کیونکہ جگہ کی گندگی اور ناپاکی سے پانی کی چھینٹیں گندی اور ناپاک ہو کر اڑیں گی اور بدن کو ناپاک کریں گی، یا ناپاک ہونے کا وسوسہ دل میں پیدا کریں گی۔

۸- بول و براز کے بعد استنجا کرنا چاہئے، ڈھیلے یا کسی اور پاک و جاذب چیز سے صفائی کے بعد پانی سے دھو لینا اچھا ہے، استنجا بائیں ہاتھ سے کیا جائے، اس میں داہنا ہاتھ نہ لگایا جائے۔

۹- طہارت کے بعد پانی کے علاوہ مٹی سے بھی ہاتھ دھونا چاہئے۔(۱)

۱۰- ہفتہ میں ایک روز ہر مسلمان پر غسل کرنا، کپڑے بدلنا، عطر اور تیل لگانا مستحسن ہے، بلکہ بعض فقہاء اور محدثین کے نزدیک حدیث کے الفاظ کی بنا پر غسل واجب ہے۔

اسلام نے اس کے لیے جمعہ کا دن مقرر کیا ہے، جو مسلمانوں کے عام اجتماع کا دن ہوتا ہے، اور اس کی وجہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ بیان کی ہے کہ عرب کے لوگ

(۱) یہ تمام مسائل کتب سنن کی کتاب الطہارۃ میں دیکھیے۔

Rajouri

سخت تنگدست اور پشمینہ پوش تھے، اور محنت مزدوری کرتے تھے، ان کی مسجد نہایت تنگ اور اس کی چھت نہایت پست تھی، جو چھپر کی تھی، ایک بار گرم دن میں رسول اللہ ﷺ جمعہ کی نماز پڑھنے کے لیے آئے تو لوگوں کو اس پشمینہ میں پسینہ آیا اور اس کی بو کے پھیلنے سے ہر شخص کو تکلیف ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے یہ بدبو محسوس کی تو فرمایا کہ لوگو! جب یہ دن آئے تو غسل کرلیا کرو، اور ہر شخص کو جو بہترین تیل اور خوشبو میسر ہو سکے لگائے۔" (۱)

جمعہ کے علاوہ معمولاً کسی کو بودار چیز مثلاً لہسن یا پیاز کھا کر مسجد میں آنے کی ممانعت بھی فرمائی۔ (۲)

۱۱- جمعہ کے علاوہ عام حالات میں بھی انسان کو صاف ستھرا رہنا چاہئے، چنانچہ ایک بار جب رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے بال بکھرے ہوئے ہیں تو فرمایا کہ اس کے پاس بال ہموار کرنے کا سامان نہ تھا؟ ایک دوسرے شخص کو میلے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اس کو پانی نہیں ملتا تھا جس سے وہ اپنے کپڑے کو دھولیتا۔ (۳)

اسی کے ساتھ اسلام نے طہارت و نظافت کی تعلیم میں سادگی اور بے تکلفی کو بھی ملحوظ رکھا ہے، اور ایسی تعلیم نہیں دی ہے جو تشدد، غلو اور وہم و وسوسہ کی حد تک پہنچ جائے، اس بنا پر اسلام نے بعض ان سختیوں کو دور کیا ہے جو اس معاملہ میں اور مذاہب میں پائی جاتی تھیں، مثلاً یہودیوں کے مذہب کی رو سے ناپاکوں کی پاکی کے لیے ضروری تھا کہ نہانے کے بعد اس دن کا آفتاب ڈوب لے، تب نہانے والا پاک ہو، لیکن اسلامی تعلیمات کی رو سے انسان کو اس معاملہ میں صرف اس قدر احتیاط کرنا چاہئے کہ پیشاب کے چھینٹے جسم یا کپڑے پر نہ پڑنے پائیں، اس سے زیادہ احتیاط، تشدد اور غلو کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے، چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ شدت احتیاط کی وجہ سے شیشی میں پیشاب کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بنو اسرائیل کے جسم پر جب پیشاب لگ جاتا تھا تو اس کو قینچی سے کاٹ ڈالتے تھے، لیکن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس تشدد کو ناپسند فرمایا اور کہا کہ کاش وہ اس قدر سختی نہ کرتے، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو معمولی طور پر استنجا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (۴)

---

(۱) ابوداؤد۔ (۲) مسلم۔ (۳) ابوداؤد۔ (۴) مسلم۔

...yan Degre...
LIBRA...

یہودیوں کے یہاں یہ بھی دستور تھا کہ جب کوئی عورت ایام سے ہوتی تو اس کے ساتھ کھانا پینا چھوڑ دیتے تھے، اور اس کو گھر سے بالکل الگ کر دیتے تھے، صحابہ ﷢ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت فرمایا تو یہ آیت نازل ہوئی:

﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيْضِ، وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَأْتُوْهُنَّ.﴾ (بقرہ/ ۲۸)

(اور (اے پیغمبر!) لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تو (ان کو) سمجھا دو کہ وہ گندگی ہے، تو حیض کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہو، اور جب تک پاک نہ ہو لیں، ان سے مقاربت نہ کرو اور جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس آؤ)۔

اس کے مطابق آپ نے حکم دیا کہ جماع کا علاوہ ان سے سب کام لے سکتے ہو، اور خود اپنے طرزِ عمل سے اس کی مثالیں قائم کر دیں، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اس حالت میں آپ کے بالوں میں کنگھی کرتی تھی اور آپ کے سر کو دھوتی تھی، ایک بار آپ ﷺ نے مجھ سے کوئی چیز اٹھا کر مانگی، میں نے معذرت کی تو فرمایا یہ ناپاکی تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔(۱)

ناپاکی کی حالت میں مقدس مقامات مثلاً مسجد میں نہیں جا سکتے، قرآن مجید کو نہیں چھو سکتے، اسی اصول کی بنا پر بعض صحابہ ﷢ نے حالتِ جنابت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مصافحہ کرنے اور اٹھنے بیٹھنے سے اجتناب کیا، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''مسلمان نجس نہیں ہوتا'' (۲) یعنی مسلمان جنابت اور حاجت غسل سے ایسا نجس نہیں ہو جاتا کہ اس کے چھونے سے کوئی دوسرا آدمی یا چیز ناپاک ہو جائے۔

ایک عورت نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ میں عورت ہوں اور میرے دامن لمبے ہوتے ہیں اور میں گندے مقامات میں چلتی ہوں، یعنی زمین میں گھسٹنے کی وجہ سے ممکن ہے کہ دامن میں نجاست لگ جاتی ہو، بولیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

---

(۱) مسلم۔ (۲) ابوداؤد۔ (۳) ابوداؤد۔

فرمایا کہ اس کے بعد کی زمین اس کو پاک کردیتی ہے (۳)، یعنی اس کے بعد جو خشک اور پاک زمین آتی ہے وہ اس نجاست کو زائل کردیتی ہے، ایک عورت نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ مسجد کی طرف ہمارا جو راستہ جاتا ہے وہ بدبودار ہے، جب بارش ہو تو ہم کیا کریں، فرمایا کہ اس کے بعد اس سے اچھا راستہ نہیں ہے؟ بولیں ہاں ہے، فرمایا تو وہ اس کی تلافی کردیتا ہے، غرض اسلام کا اصول یہ ہے کہ خشک زمین پاک ہے، اور پانی کی طرح دوسری چیزوں کو بعض حالات میں پاک کرسکتی ہے، اسی لیے آپ نے فرمایا ہے کہ زمین میرے لیے پاک کردی گئی ہے، اور اسی لیے وہ حالت تیمم میں پانی کی قائم مقام ہوجاتی ہے، جوتا زمین پر رگڑ لینے سے پاک ہوجاتا ہے۔

اسلام میں اس باب میں سب سے زیادہ جو آسانی پیدا کی وہ یہ تھی کہ تیمم کو غسل اور وضو کا قائم مقام (۱) کردیا، اور اس کو تمام صحابہ ؓ نے ایک برکت سمجھا۔

غسل کا طریقہ یہ سکھایا کہ پہلے دونوں ہاتھ دھو لیے جائیں، پھر کمر سے دھو کر نجاست دور کرلی جائے، پھر سارے بدن پر پانی بہایا جائے، آنحضرت ﷺ ضرورت سے غسل اس طرح فرماتے تھے، پہلے دونوں ہاتھ دھوتے، پھر داہنے ہاتھ سے پانی بہا کر بائیں ہاتھ سے کمر کے نیچے دونوں طرف دھوتے، پھر وضو کرتے، لیکن پاؤں نہیں دھوتے، پھر سر پر تین بار پانی بہا کر بال کی جڑوں کو ملتے، پھر سارے جسم پر پانی بہاتے، اور آخر میں پاؤں دھوتے۔ (۲)

اسلام میں ہر روز نہانے کا کوئی حکم نہیں ہے، اور نہ عرب جیسے ملک میں یہ ہوسکتا تھا، لیکن اگر کوئی ایسے ملک میں جہاں پانی کی بہتات ہو اور وہ صفائی کے لیے ہر روز نہالے تو مباح ہے، آنحضرت ﷺ پانچوں وقت کی نماز کی تمثیل میں فرماتے ہیں کہ اگر کسی کے دروازہ پر نہر جاری ہو اور اس میں وہ دن میں پانچ دفعہ نہایا کرے تو کیا اس کے بدن پر میل رہ سکتا ہے۔ (۳)

☆ ☆ ☆

Himalayan Degree College
LIBRARY
Ac. No. 37591

(۱) بیماری یا پانی نہ ملنے کی صورت میں۔ (۲) مسلم۔ (۳) بخاری۔

ندوۃ العلماء کی دعوت
اور
علوم نبوت کی اشاعت

ندوۃ العلماء درحقیقت قدیم و جدید کی مصنوعی تقسیموں اور سطحی بحثوں سے بالاتر ہے، قدیم و جدید کا حقیقت میں کوئی وجود نہیں، اسلام نہ قدیم ہے نہ جدید، نہ مشرقی ہے نہ مغربی، نہ ندوی ہے نہ دیوبندی، نہ علی گڑھی ہے نہ کچھ اور۔

وہ پانی، ہوا، اور غذا کی طرح ہر زمانہ میں یکساں اور ہر شخص کے لیے ضروری، اور آفتاب کی طرح ہمیشہ سے زندہ و تابندہ ہے، وہ ایک ازلی و ابدی اور آسمانی پیغام ہے جو زمانہ و تاریخ، زبان و ادب اور معاشرت و اجتماع کے اثرات سے آزاد اور ماوراء ہے، اس لحاظ سے ندوۃ العلماء کی دعوت کو بھی قدیم و جدید کے چھوٹے چھوٹے پیمانوں سے ناپنا درست نہیں، جو عین اسلام کی دعوت، علوم نبوت کی ترجمانی و اشاعت اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نیابت و وراثت ہے۔

(مولانا سید محمد الحسنیؒ)

Designed at: S.F.Graphix, Lko.
Mob.: 9936265406

Printed at : Kakori Offset Press, Lko.
Ph.: 0522-6535663, 2629616